REGD No. L 5351
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ لاہور

خطبہ نمبر ۲۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱؎

یوم پنجشنبہ

۱۲ ذوالحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۶ اخاء ھ ۱۳۲۸ ش	۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۲۸

اخبار احمدیہ

— لاہور ۵ اکتوبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت تا حال بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— لاہور ۵ اکتوبر ۔ جماعت احمدیہ لاہور نے ۴ اکتوبر کو صبح نو بجے منٹو پارک میں نماز عید ادا کی۔ خطبہ عید ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب نے پڑھا۔

اٹیمی طاقت سے خوفزدہ ہونے کی بجائے اپنے رب سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو

لنڈن و امریکہ میں عید الاضحیٰ کی تقریب

لنڈن ۵ اکتوبر (بذریعہ برقیہ) کل ساری دنیا میں عید الاضحیٰ کی تقریب سعید بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی۔ بٹنی میں جماعت احمدیہ لنڈن کے زیر اہتمام مارکنگ گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان مجمع کا اظہار کیا گیا جس میں پاکستان، ہندوستان، افریقہ اور عرب ممالک کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ مسجد کے امام مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ نے خطبہ عید فرماتے ہوئے کہا مجھے ابھی ابھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ برقیہ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس وقت جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے مرکز ربوہ میں پہلی مسجد مرکزیہ کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ چنانچہ دعوت چند خاموش لمحات کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ اور اس دوران میں حاضرین مجلس نے مرکز کی اس جدوجہد کی کامرانی کے لئے نہایت خشوع خضوع سے دعا کی۔ اس سے قبل خطبہ عید میں امام جماعت احمدیہ لنڈن نے قربانی کی اصل روح کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ کی اس کامیاب قربانی کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس اٹیمی دور میں ان زریں اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی کس قدر شدت سے ضرورت ہے۔

آپ نے کہا کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ان دو قوموں کی وجہ سے جن کے پاس آج کل اٹیمی طاقت کا راز ہے ساری کی ساری دنیا خوفزدہ و ہراساں بیٹھی ہے۔ اور ان سب کو اپنا مستقبل ہیروشیما اور ناگاساکی کے عوام کا سا نظر آ رہا ہے۔ آپ نے کہا یہ تباہی اور تخریبی سرگرمیاں اور دشمن کی ان سرگرمیوں سے خوفزدہ ہونا محض اس لئے ہے کہ ہمارا اپنے قادر و قیوم خدا سے براہ راست تعلق منقطع ہو چکا ہے۔ آؤ ہم آج ایک بار اس سے اس تعلق کی تجدید کا عہد کر لیں۔ تاکہ ہمارے دلوں میں سوائے اسکے کسی کا خوف نہ رہے

آج چوہدری مشتاق احمد باجوہ نے بھی اپنے تازہ ترین برقیے میں بتایا کہ مذکورہ بالا عرصے میں ربوہ کی مسجد مرکزیہ کے سنگ بنیاد رکھے جانے پر انتہائی خشوع خضوع سے دعا کی گئی اور اس تقریب میں مختلف ممالک کے مسلمانوں نے شرکت کی۔ (داستار)

امریکہ میں عید الاضحیٰ

زیورچ ۵ اکتوبر ۔ شکاگو مسجد احمدیہ کے امام مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے بذریعہ برقیہ اطلاع دی ہے کہ کل سات قوموں کے احمدیوں نے مل کر بڑے سکون و طمانیت کے ساتھ عید الاضحیہ کی مبارک تقریب گزاری۔ میں نے احمدیت کے ذریعہ ممالک اسلامیہ کو اتحاد و اتفاق کے مسئلے پر خطبہ پڑھا۔

پاکستان و ہندوستان میں کرنسی کی شرح مبادلہ مقرر کرنے کیلئے بین المملکتی کانفرنس کا انعقاد

نئی دہلی ۔ ۵ اکتوبر ۔ ہندوستان نے حکومت برطانیہ کے سٹرلنگ پاؤنڈ کی قیمت گھٹانے کے مطابق ہندوستانی کرنسی کی قیمت کم کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا۔ اس کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے آج ہندوستانی مجلس دستور ساز کا خصوصی اجلاس ہوا۔ جس میں ہندوستانی وزیر خزانہ مسٹر متھائی نے وضاحت کے ساتھ تمام امور بیان کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں اس پر تعجب ہے کہ اس امر کا فیصلہ برطانیہ نے دولت مشترکہ کے تمام ممالک سے استصواب کئے بغیر کس طرح کر لیا۔ جس کا اثر اس کے تمام ممبران ممالک پر بالواسطہ یا بلاواسطہ پڑتا تھا۔ آپ نے بتایا کہ ہندوستان کو برطانیہ کے اس فیصلے کی اطلاع ۱۶ ستمبر کو ملی۔ اسی رات کابینہ کا خاص اجلاس بلایا گیا۔ اور اپنی کرنسی کی قیمت گھٹا دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ کیونکہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔ آپ نے چند مجبوریوں کی وجہ سے لنکا اور پاکستان کو ۱۸ ستمبر سے پہلے اس امر کی اطلاع نہ دی جا سکی۔ آپ نے کہا ہندوستان اور پاکستان کے درمیان شرح مبادلہ کا معاملہ ادائیگی کے معاہدے کی روشنی ہی میں حل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہندوستان نے ایک بین المملکتی کانفرنس بلانے کی استدعا کی ہے۔ کیونکہ ہندوستان اس وقت تک کوئی معقول و مکمل فیصلہ شرحوں کے متعلق نہیں کر سکتا۔ آپ نے کہا کرنسی کے کم کرنے کے سلسلے میں ہندوستان کی درآمد و برآمد کے سلسلہ میں جو مشکلات پیش آئیں گی۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت ہندوستان نے ایک منصوبہ تیار کر لیا ہے۔

ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے۔ کہ دونوں ملکوں میں شرح مبادلہ کے طے کرنے کے سلسلہ میں حکومت ہندوستان نے جو استدعا بین المملکتی کانفرنس بلائے جانے کے لئے کی تھی حکومت پاکستان نے اسے منظور کر لیا ہے۔ گو تاحال تاریخ کا اعلان نہیں ہوا

ہندوستان سلامتی کونسل میں مہاجرین اور پانی کے مسئلہ کو یکجا کرکے پیش کریگا

کشمیر کمیشن مسئلہ کشمیر کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکا

— لنڈن ۵ اکتوبر ۔ اب چونکہ مسئلہ کشمیر کے متعلق مجلس اقوام کے مقرر کردہ کشمیر کمیشن کی رپورٹ پیش ہونے ہی والی ہے۔ لہٰذا ہندوستان اور پاکستان کے مابین یہ سلسلہ اچانک پھر تازہ ہو گیا ہے۔ مانچسٹر گارڈین کے خط اور تازہ ڈیلی ٹیلیگراف میں ڈگلس براؤن کے مضمون کے علاوہ کل پنج پر سر سٹیفورڈ کرپس کے ایک سوال کے جواب میں پاکستان کے وزیر خزانہ سے اس مسئلے کا واشگاف الفاظ میں تذکرہ کیا۔ وزیر خزانہ نے کہا پاکستان ہندوستان کے ساتھ مناقشات کا حل مصالحانہ انداز میں چاہتا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اکابر برطانیہ اس گتھی کو سلجھانے کے سلسلے میں اعانت کریں گے۔ کشمیر کمیشن کو اپنی رپورٹ میں اپنی پندرہ ماہ کی کارگزاری کی ناکامی کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ مجلس اقوام کے قریبی حلقوں اور مسئلہ کشمیر میں دلچسپی لینے والے مبصروں میں کشمیر کمیشن کے رویے پر بھی اچھی خاصی لے دے کی جا رہی ہے۔ بعض پیش پیش رہنے والے پاکستانی اور ہندوستانی نقاد تو یہاں تک بھی کہنے میں باک محسوس نہیں کرتے۔ کہ کشمیر کمیشن مسئلہ کشمیر کی تہ کو پہونچ ہی نہیں سکا۔ کہیں کہیں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ہندوستان اس معاملے میں بعض اچھی تجاویز پیش کرے گا۔ نیز یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اس نے ثالثی کی تجویز کو پوری طرح رد نہیں کیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستان نے سلامتی کونسل کے روبرو اس سلسلے میں پیش کرنے کے لئے بڑا سوچ سمجھ کر ایک بیان تیار کر لیا ہے۔

یہ بھی یقین کیا جاتا ہے کہ ہندوستان سلامتی کونسل میں مہاجرین اور پانی کے مسائل کو یکجا کرکے پیش کرے گا (داستار)

برآمد کا محصول کم کردیا گیا

کراچی ۵ اکتوبر حکومت پاکستان نے چھوٹے ریشے کی کپاس پر برآمد کے محصول ۶۰ روپے فی من کی بجائے ۴۰ روپے فی من کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں اس کمی کی وضاحت کرتے ہوئے وزارت تجارت کی طرف سے بتایا گیا ہے۔ کہ یہ قدم صرف اس لئے اٹھانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ اس کے بغیر غیر ملکی کپاس کا مقابلہ کیا جانا دشوار تھا۔

— کراچی ۵ اکتوبر ۔ مشرقی بنگال اور مغربی بنگال اور آسام کے درمیان سرحدی تنازعات کی تحقیق کرنے کے لئے مشترکہ کمیشن اگلے ہفتہ کے ابتدا میں تحقیق شروع کر دیگا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹیو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے مرکز ربوہ میں مسجد مرکزیہ کے سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تقریب سعید

اللہ تعالیٰ کے فضلوں۔ رحمتوں اور برکتوں کی عام لوٹ کا ایمان افروز نظارہ

(الفضل کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے)

یہ اس زکی و فہیم کے ذہن کی پرواز صحیح کا کرشمہ تھا یا اوقات کا دلچسپ توارد کہ اسی وقت جبکہ مکہ مکرمہ کے میدان عرفات میں سجدوں میں گرے شمع محمدی کے پروانے (زائرین حج) گڑگڑا گڑگڑا کر فلاح و بہبودِ مسلمانانِ عالم کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے چناب کے [illegible] پار۔ دو طرف سے پہاڑی ٹیلوں میں گھرے ہوئے ایک خطہ کے ایک نگاہ میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ وہ موعود مصلح اسلام و احمدیت کی عظمت و استحکام کے لئے ہاتھ میں گرانڈی پکڑے سامنے [illegible] سے بھری کڑاہی رکھے جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے [illegible] مرکز ربوہ میں مسجد مرکزیہ کی بنیاد رکھنے میں مصروف تھا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور لبوں پر یہ دعائیں:۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

مسجد کی بنیادوں میں عام چونے اور گارے کی بجائے زیادہ زور اس بات پر دیا گیا۔ کہ اس میں زیادہ سے زیادہ دلوں کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعاؤں اور نیاز کی اشکوں کا گچ اور گارا کھپا دیا جائے۔

مسجد کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی خبر الفضل میں پہلے چھپ چکی تھی۔ لہذا احمدیت کے پروانے اگلے دن کی عید کی مصروفیتوں کو خیرباد کہہ کر صبح سویرے ہی سے ربوہ میں وارد ہونے شروع ہو گئے تھے۔ دس اور گیارہ بجے صبح کے درمیان راقم الحروف (ثاقب زیروی) نے اس ظلِ قادیان میں پہنچتے ہی مہمان خانے میں جا کر تازہ واردان کی تعداد کا جو جائزہ لیا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک سو سے کچھ زائد دیوانے وارد ہو چکے ہیں۔ اور ابھی یہ سلسلہ زور پکڑ رہا ہے۔

پھر سڑک کے قریب مسجد کے لئے مجوزہ جگہ پر نظارت تعلیم و تربیت کے رکن اعلیٰ مکرم عبدالسلام صاحب ایم۔ اے ابھی خیمے نصب کرنے کے انتظام میں مصروف ہی تھے کہ ایک بجنے سے چند منٹ پہلے حضور پرنور (ایدہ اللہ) کی سواری بھی آ گئی۔ گویا جانِ ربوہ نے نزول اجلال فرمایا۔ اور زینت محفل کے ورود مسعود سے ساری کی ساری بزم میں گہما گہمی پیدا ہو گئی۔ نماز ظہر سے عصر تک اس تقریب کو ہر حسن طریق سے بابرکت بنانے کے پروگرام بنتے رہے اور آخرکار تجویز یہ ٹھہری کہ:۔

جائے بنیاد کے پاس زائرین کی چار صفیں ہوں پہلی صف میں خاندان نبوی کے افراد ہوں۔ دوسری میں اس شمع نورانی کے خاص پروانے صحابہ کرام اور تیسری میں وہ واقفین زندگی جنہوں نے اسلام اور احمدیت کو اقصائے عالم میں آشکارا کرنے کے لئے سارے آرام اور سُکھ تج کر اپنی زندگیاں دین کے لئے نذر کر دی ہیں۔ اور ان سب کے بعد مہاجرین قادیان۔ اور اس مبارک مسجد کی بنیاد میں کھپائی جانے والی ہر اینٹ سیمنٹ اور گارے پر ان سب کا ہاتھ ضرور لگے۔

ابھی پورے چار بھی نہ بجنے پائے تھے کہ ساکنان ربوہ اور زائرین نے مجوزہ مقام کی طرف لپکنا شروع کر دیا۔ ہر فرد چاہتا تھا کہ اسے سب سے آگے جگہ ملے۔ اور ہر آنکھ اس کے لئے بے تاب تھی۔ کہ اس بابرکت نظارے کا نظارہ سب سے پہلے وہ کرے۔ اس وقت تک باہر سے آنے والوں میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب (امیر جماعت لاہور) مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب (بیرسٹر) مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرکاری وکیل۔ سرگودہا۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر (لائل پور) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ڈپٹی پرسنل افسر ریلوے۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب پلیڈر شیخوپورہ۔ کرنل ملک سلطان علی صاحب چوہدری عبداللہ خان صاحب (کراچی) اور چوہدری محمود احمد صاحب ڈسکہ کی شخصیتیں نمایاں تھیں۔

حضور ٹھیک مقررہ وقت پر تشریف لائے اور نماز کے بعد مجوزہ پروگرام کے ماتحت صفیں بنائی گئیں۔ یہ وقت کی قلت کا تقاضا تھا۔ یا اسلام کے استحکام کی پہلی بنیاد رکھے جانے کی مسرت اور خوشی کہ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز اور چال میں غیر معمولی طور پر مستعدی اور عظمت تھی۔ حضور بار بار ادھر ادھر جانے تمام امور کو بطریق احسن انجام دینے کی ہدایات دیتے پھر لوٹ جاتے۔ چند لمحوں کے بعد پھر لوٹتے۔ خدام کو مناسب ہدایات دیتے۔ اور ابھی پہلا منظر گم نہ ہونے پاتا کہ حضور بالجہر دعائیں پڑھتے ہوئے پھر آ جاتے۔ القصہ خوب گہما گہمی رہی

حضور کی ہدایت کے مطابق تمام حاضرین تقریب نے بلند آواز کے ساتھ مسنونہ دعائیں پڑھنی شروع کر دیں۔ ہر لب متحرک رہا تھا۔ ہر آنکھ بہ رہی تھی۔ اور ہر جبلین تحلیل ہوئی جا رہی تھی۔

حضور کی ہدایت کے مطابق مذکورہ بالا تین صفوں کے علاوہ ایک اور صف خاندان مسیح موعود کی مستورات کی بنائی گئی۔ اور بنیادی اینٹوں میں کھپنے والی ہر اینٹ اور سیمنٹ ان چاروں صفوں میں کھڑے ہونے والوں کے ہاتھوں میں سے گزر کر جاتا رہا۔ حضور نے اس رقت آمیز نظارے میں ۲۳ اینٹیں اپنے دست مبارک سے لگائیں جن میں سے دو اینٹیں قادیان کی اس مسجد مبارک کی تھیں۔ جن پر کبھی وہ جری اللہ (حضرت مسیح موعودؑ) اپنی جبین نیاز جھکایا کرتا تھا (یہ اینٹیں قادیان سے ہجرت کے وقت صاحبزادہ مرزا منور احمد اپنے ہمراہ لائے تھے)

بنیاد بھرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بار بار مذکورہ بالا آیات اور دعاؤں کی بالجہر تلاوت کی جس کے ساتھ ساتھ تمام حاضرین بھی بلند آواز کے ساتھ ان کی تلاوت کرتے جاتے تھے۔ آوازوں میں لڑکھڑاہٹ اور چیخوں میں الجھاؤ کے اس رقت آمیز منظر نے دلوں کے گند دھو دیئے۔ اور ہر خشک سے خشک آنکھ رسنی شروع ہو گئی۔ دعائیں ختم ہونے کے بعد حضور نے سات بار اللھم آمین اللھم آمین

بوحمتک نستغیث یا ارحم الراحمین کہا۔ جس کے ساتھ ساتھ تمام حاضرین مجلس بھی تلاوت کرتے جا رہے تھے

اور پھر اس کے بعد اپنی برستی ہوئی آنکھوں کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر ایک خاموش دعا کی گئی۔ جیسے حضور نے ایک خاموش دعا کہا تھا لیکن جس کی خاموشی کا طلسم سب سے زیادہ خود حضور ہی کی سسکیوں سے ٹوٹتا رہا۔

اس نظارے کے ختم ہوتے ہی مغرب کی نماز سے کچھ پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ برسر منبر تشریف لائے۔ اور فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام میں کہ "آپ کے ہم اور غم نے اسمٰعیل کا درخت اگایا" میں ایک پیشگوئی تھی کہ عظمت اسلام کا یہ درخت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں بھی لگایا جائے گا۔ اس کی روح تڑپ تڑپ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے گی۔ اس پیشگوئی میں بھی قادیان کے احمدیوں کو ایک مرکز جائدادوں اور املاک وغیرہ سے ایک حد تک ہاتھ دھونے اور پھر محض اللہ کے فضل سے نئے مرکز کے قیام و بنیاد کا راز مضمر ہے۔

آپ نے اس مسجد کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا چونکہ اس مسجد کے ساتھ ساری دنیا کے مرکزوں کا تعلق ہو گا۔ لہذا اس کی تعمیر میں بھی تمام جماعتوں کو حصہ لینا چاہیئے۔ میرے خیال میں اس پر زیادہ سے زیادہ ۲۵ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔

اس کے بعد آپ نے مشرکین عرب کے وقت میں خانہ کعبہ کی تعمیر و مرمت میں تمام قبائل کے ذوق و شوق کا ذکر کرتے۔ مرمت میں ہر قبیلے کا بڑھ چڑھ کر حصہ لینے میں سبقت کی کوشش کرتے وقت فیصلہ نہ ہونے پر تلواریں سونت لیتے۔ اور پھر حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت پر حجر اسود کے نصب کرنے پر اتفاق ہو جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر وہ مشرکین اس قدر ذوق و شوق کا مظاہرہ کر سکتے تھے۔ تو آپ کو تو اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ تو مخلصین۔ مومنین اور عارفین کی جماعت ہے اسے تو ایک زندہ قوم کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے بعد اصرار اس برکت کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے اس وقت تک تعمیر مسجد ربوہ میں چندہ دینے والوں

خطبہ جمعہ (نمبر ۲۹)

بڑے کام بڑے ارادوں - بڑے عزم اور بڑی قربانیوں سے ہوا کرتے ہیں

ربوہ میں صرف انہیں لوگوں کو رہنا چاہیئے - جو ہر وقت دین کی خدمت کیلئے تیار رہیں: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ابھی ہماری نماز اس جگہ پر عارضی طور پر ہے۔ ابھی اس مقام پر مسجد کی بنیاد نہیں رکھی گئی نہ مسجد کی منظوری حکومت کی طرف سے ابھی ہوئی ہے۔ جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ ربوہ مقام کے لئے حکومت نے کچھ قوانین مقرر کئے ہیں۔ گویہ ایک

وادی غیر ذی زرع

ہے۔ اور ایک غیر آباد علاقہ ہے۔ لیکن اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جلد ہی ربوہ کو ایک شہر کی حیثیت دینے کی کوشش کی جائے گی حکومت نے یہ قانون بنا دیا تھا۔ کہ یہ زمین اس شرط پر دی جاتی ہے۔ کہ حکومت کے منظور کردہ نقشہ کے مطابق سڑکیں وغیرہ بنائی جائیں۔ اور اُس کے مطابق عمارتیں تعمیر کی جائیں یعنی جو جگہ گورنمنٹ نے رہائش کیلئے تجویز کی ہے اُس میں رہائشی مکانات بنائے جائیں اور اتنی ہی جگہ میں بنائے جائیں۔ جتنی جگہ اُس نے رہائشی مکانات کیلئے تجویز کی ہے اور جو جگہ اُس نے دوکانوں کیلئے تجویز کی ہے وہیں دوکانیں بنائی جائیں جتنی جگہ گورنمنٹ نے تجویز کی ہے [illegible] نے مدرسہ۔ دفاتر یا مسجد کیلئے تجویز کی ہے۔ اُسی جگہ پر مدرسہ۔ دفاتر اور مسجد وغیرہ کی تعمیر ہو۔

بعض حلقے

اس میں ایسے بھی چھوڑے گئے ہیں جیسے یہ حلقہ ہے جس میں ہم خطبہ پڑھ رہے ہوں جن میں مرکزی ادارہ قائم کرنے کی تجویز ہے جس جگہ ہم اس وقت کھڑے ہیں یہ گورنمنٹ کی تجویز کردہ نقشہ کے مطابق قصر خلافت کی جگہ ہے۔ یعنی اس میں خلیفۂ وقت کا مکان ہوگا۔ اسی طرح اس میں لنگر خانہ مہمان خانہ اور مہمانخانہ وغیرہ بنے گا۔ اسکے پہلو میں مشرق کی طرف یا جنوب مشرق سمجھ لو کیونکہ یہ جگہ کچھ ٹیڑھی ہے۔ دفاتر وغیرہ بنیں گے مغرب اور شمال اور ریل کے پار جتنا علاقہ ہے۔ اس میں مختلف لوگوں کے رہائشی مکانات اور سکول وغیرہ بنیں گے۔ اور جس جگہ پر ہم [illegible] اس کے غرب جنوب میں لجنہ اماء اللہ اور لڑکیوں کے سکول [illegible] کی جگہ ہے۔ ہسپتال بھی اسی کے قریب علاقہ میں تجویز ہوا ہے اور چونکہ ہم پابند ہیں کہ گورنمنٹ نے جو جگہیں تجویز کی ہیں۔ انہی جگہوں پر اُس کی تجویز کردہ عمارات بنائیں اس لئے فوری طور پر عمارتیں شروع نہیں کی جاسکتیں اب اُن

نقشوں کے مطابق

جو گورنمنٹ نے تجویز کئے ہیں۔ دو غ بیل لگ رہی ہے جب داغ بیل لگ چکی تو گورنمنٹ کو اطلاع دی جائے گی۔ اور پھر اصل عمارات شروع کی جائیں گی۔ اُس وقت منظوری کے بعد سب سے پہلے مسجد کی تعمیر شروع ہوگی جسے اور عمارات پر مقدم رکھا جائیگا کیونکہ سب سے پہلے خدا کا گھر بنانا ضروری ہے۔ وہ عارضی مکانات جو بنائے جا چکے ہیں اس لئے بنائے گئے ہیں کہ مستقل مکانات سے پہلے ان عارضی مکانات کا بنانا ہمارے لئے ضروری تھا۔ لیکن مستقل عمارات میں سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کی جائے گی۔ اور اس کے بعد اور دوسرے مکانات وغیرہ بنائے جائیں گے۔ یہ مسجد وہ مسجد ہے جو خلیفۂ وقت کے مکان کے ساتھ ہوگی۔ میں اپنا مکان اس لئے نہیں کہتا کہ میں الگ چیز ہوں اور خلیفہ الگ چیز ہے۔ میں ایک فرد ہوں جو اس وقت خلیفہ ہوں۔ لیکن میرے بعد کوئی اور شخص خلیفہ ہوگا۔ اور وہ لازماً اُس مکان میں رہے گا جو مسجد کے قریب ہوگا۔ تاکہ وہ اس میں امامت کرسکے۔ اور جو لوگ مسجد میں آئیں اُنہیں دین کی تعلیم اور درس وتدریس وغیرہ دے۔ گویا یہ مسجد

مسجد مبارک کی قائم مقام

اور اُس کا ظل اور مثیل ہوگی۔ جامع مسجد جس میں سارے شہر کے لوگ نماز پڑھیں گے وہ ریل کے پار تجویز کی گئی ہے وہ بہت بڑی جگہ میں ہوگی۔ جس میں ہماری عیدگاہ بھی ہوگی اُس میں سارے شہر کے لوگ جمعہ کیلئے بھی اکٹھے ہونگے۔ اور عید بھی وہیں پڑھیں گے۔ وہ مسجد جہاں تک میرا اندازہ ہے اس مسجد سے بیس پچیس گنے زیادہ ہوگی ہوسکتا ہے کہ اُس کے اندر آئندہ ہمارا جلسہ بھی ہو۔ کیونکہ وہ زمین کافی وسیع اور کھلی ہے

اب یہاں ہماری عمارتیں بنی شروع ہوگئی ہیں لوگ رہنے لگ گئے ہیں دوکانیں کھل گئی ہیں۔ کچھ کارخانوں کی صورت بھی پیدا ہو رہی ہے۔ کیونکہ چکیاں وغیرہ لگ رہی ہیں مزدور بھی آگئے ہیں۔ پیشہ ور بھی آگئے ہیں اور دفتر بھی آگئے ہیں۔ مگر یہ سب

عارضی انتظام

ہے۔ مستقل انتظام کے لئے یہ شرط ہوگی کہ صرف ایسے ہی لوگوں کو ربوہ میں رہنے کی اجازت دیجائیگی جو اپنی زندگی عملی طور پر دین کی خدمت کیلئے وقف کرنے والے ہوں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ یہاں رہنے والا کوئی شخص دوکان نہیں کرسکتا یا کوئی اور پیشہ نہیں کرسکتا۔ وہ ایسا کرسکتا ہے۔ مگر عملاً اُسے دین کی خدمت کے لئے وقف رہنا پڑے گا۔ جب بھی سلسلہ کو ضرورت ہوگی وہ بلاچون وچرا اپنا کام بند کرکے سلسلہ کی خدمت کرنے کا پابند ہوگا۔ مثلاً اگر تبلیغ کے لئے وفد جا رہے ہوں یا علاقہ میں کسی اور کام کے لئے اُس کی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو اُس کا فرض ہوگا کہ وہ فوراً اپنا کام بند کرکے باہر چلا جائے انہی شرائط پر لوگوں کو زمین دی جائے گی۔ اور جو لوگ اس کے پابند نہیں ہونگے انہیں یہاں زمین نہیں دی جائیگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ جگہ ایک مثالی جگہ ہو۔ جس طرح ظاہر میں ہم اسے

دین کا مرکز

بناتے ہیں۔ اسی طرح حقیقی طور پر یہاں کے رہنے والے سب افراد دین کی خدمت کے لئے وقف ہوں وہ بقدر ضرورت دنیا کا کام بھی کرتے ہوں۔ لیکن ان کا اصل مقصد دین کی خدمت اور اس کی اشاعت ہو۔ یوں تو صحابہؓ بھی دنیا کے کام کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں کوئی ایک سپاہی بھی ایسا نہیں تھا۔ جو تنخواہ دار ہو کوئی دوکاندار تھا۔ کوئی زمیندار تھا کوئی مزدور تھا کوئی لوہار تھا۔ کوئی ترکھان تھا غرض سارے کے سارے پیشہ ور تھے۔ جس طرح آپ لوگوں کی دوکانیں ہیں اسی طرح اُن کی بھی دوکانیں تھیں۔ جس طرح آپ لوگوں کی زمینداریاں ہیں اسی طرح اُن لوگوں کی بھی زمینداریاں تھیں۔ اگر آپ لوگ مختلف پیشوں سے کام لیتے ہیں مزدوری کرتے ہیں یا بڑھئی اور لوہار کا کام کرتے ہیں تو وہ بھی یہ سب کام کرتے تھے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کے لئے نکلتے تو وہ سب کے سب آپ کے ساتھ چل پڑتے تھے۔ اُس زمانہ میں جنگ تھی۔ اس زمانہ میں تبلیغ کا کام

ہمارے سپرد ہے

آپ صحابہ سے فرماتے چلو تو وہ سب چل پڑتے تھے وہ یہ نہیں کہتے تھے کہ ہماری دکانیں بند ہو جائیں گی۔ پھر یہ بھی نہیں کہ اُن کے بیوی بچے نہیں تھے۔ آج کل لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم دین کی خدمت کے لئے جائیں تو ہمارے بیوی بچوں کو کون کھلائے گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا صحابہؓ کے بیوی بچے تھے یا نہیں۔ اگر تھے تو جنگ پر جانے کے بعد اُنہیں کون کھلاتا تھا حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی ترقی قربانی سے وابستہ ہے۔ روپیہ ایک عارضی چیز ہے۔ جیسے تحریک جدید کے ابتداء میں ہی میں نے کہہ دیا تھا کہ روپیہ ایک ضمنی چیز ہوگی۔ تحریک جدید کی اصل بنیاد وقف زندگی پر ہوگی۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ اب واقفین میں سے ایک حصہ کا رجحان روپیہ کی طرف ہو رہا ہے۔ اور وہ یہ سوال کر دیا کرتے ہیں کہ ہم کھائیں گے کہاں سے؟ حالانکہ وقف کی ابتدائی شرطوں میں ہی صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ زندگی وقف کرنے والا ہر قسم کی قربانی سے کام لیگا۔ اور وہ کسی قسم کے مطالبہ کا حقدار نہیں ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص خدا کے لئے قربانی کرتا ہے۔ خدا خود

اُس کا مددگار

ہو جاتا ہے۔ آخر ہمارے وقف کے دو ہی نتیجے ہوسکتے ہیں۔ یا تو ہمیں ملے یا نہ ملے۔ میں "ہمارے" کا لفظ اس لئے کہتا ہوں۔ کہ میں بھی جوانی سے دین کی خدمت کیلئے وقف ہوں۔ اور میں جب دین کی خدمت کیلئے آیا تھا۔ اُس وقت میں نے خدا تعالیٰ سے یا خدا تعالیٰ کے نمائندوں سے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ میں اور میرے بیوی بچے کہاں سے کھائیں گے۔ مگر اب تم میں سے کئی لوگوں کو یہ نظر آتا ہے کہ میرے پاس روپیہ بھی ہے اور میں کھاتا پیتا بھی ہوں مگر سوال یہ ہے کہ [illegible] سے کوئی شرط نہیں کی تھی کچھ خدا نے مجھے دیا یہ اس کا احسان ہے میرا حق نہیں کہ میں اُس کی کسی نعمت کو رد کردوں۔ لیکن جب میں آیا تھا اُس وقت میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ پہلے میرے اور میرے بیوی بچوں کے لئے گذارہ کی کوئی صورت پیدا کی جائے اس کے بعد میں اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کروں گا۔ یہ خدا کا سلوک ہے جس میں کسی بندے کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

بھی تھے جنہوں نے روٹی کھانی ہوتی تو وہ کہتے کہ فلاں مرید کو کہہ دو کہ وہ مجھے روٹی بھجوا دے اور اُس کے نبیوں میں حضرت سلیمانؑ بھی تھے جن کے دائیں بائیں دولت گر رہی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات میں داؤد کہا ہے ہم نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے اس مختلف سلوک کی وجہ کیا ہے۔ یہ ایک راز ہے۔ جو اُس نے اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کی اصل حقیقت کیا ہے۔ شاید کوئی شخص اور لحاظ سے تو کام کا اہل ہوتا ہے مگر اُس کی صحت اور حالات تقاضا کرتے ہیں۔ کہ اُسے روپیہ دیا جائے یا اُس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے وہ دنیا کا امتحان لینا چاہتا ہے۔ بہرحال اس کا سلوک ہے۔ یہی وجہ کہ کسی کو وہ بے انتہا دیتا چلا جاتا ہے۔ اور کسی کو اپنی مصلحتوں کے ماتحت مشکلات میں مبتلا رکھتا ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہمیشہ دعویٰ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خدا تعالیٰ

اپنے پاس سے رزق

دیتا ہے۔ ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کو سلسلہ کی خدمت کا شوق تھا۔ اور وہ چندہ کے لئے باہر چلے جاتے تھے اسی چندہ سے انہوں نے دار الضعفاء بنایا مسجد نور بنوائی اسی طرح اور بیسیوں کام کئے۔ وہ باہر سے چندہ لا لا کر یہ عمارتیں تعمیر کراتے تھے۔ اُن کے بڑھاپے کی عمر میں ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اُن کو مخاطب کرکے فرمایا۔ میر صاحب ہمیں خدا نے ایک نسخہ بتایا ہوا ہے۔ کہ جس کے نتیجہ میں ہمیں خود بخود روپیہ مل جاتا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو بھی وہ نسخہ بتا دوں۔ اس کے بعد آپ کو باہر چندہ کے لئے جانے کی ضرورت نہیں رہیگی۔ میر صاحب مرحوم نے جواب دیا کہ آپ جو بتائیں گے اُس کے نتیجہ میں مجھے جو کچھ ملا اُسے دیکھ کر میرے دل میں یہی خیال پیدا ہوگا کہ آپ کے نسخہ کی وجہ سے یہ روپیہ ملا ہے۔ مگر اب تو یہ مزا آتا ہے۔ کہ خدا خود اپنے پاس سے روپیہ دے رہا ہے

یہ نسخہ آپ کے نسخہ سے جاتا رہے گا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے ساری عمر میں صرف ایک شخص کے آگے اس نسخہ کو پیش کیا اور اس نے بھی لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے بارہا میرے سامنے بھی یہ بات بیان کی اور ایسے رنگ میں بیان کی کہ گویا آپ چاہتے تھے کہ میں اس کے متعلق آپ سے سوال کروں۔ مگر میں نے آپ سے کبھی نہیں پوچھا اور نہ میں نے کبھی ایسے علم کے پوچھنے کی ضرورت سمجھی۔ اور واقعہ یہ ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کے پاس جتنا روپیہ آتا تھا اس سے بہت زیادہ روپیہ خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے۔ اس کی وجہ اصل تو فضل الٰہی ہے اور ظاہری یہ کہ میں نے خدا تعالیٰ سے کبھی ٹھیکہ نہیں کیا۔ ہم جب قادیان سے آئے۔ اس وقت ہمارے خاندان کی

تمام جائدادیں

پیچھے رہ گئیں تھیں اور ہمارے پاس کوئی روپیہ نہیں تھا۔ بعض دوستوں کی امانتوں کا صرف نو سو روپیہ میرے پاس تھا۔ ادھر ہمارے سارے خاندان کے دو سو کے قریب افراد تھے اور ان میں سے کسی کے پاس روپیہ نہیں تھا۔ اس حالت میں بھی میں نے یہ نہیں کیا کہ لنگر سے کھانا منگوانا شروع کر دوں بلکہ میں نے سمجھا کہ وہ خدا جو پیسے دیتا رہا ہے اب بھی دیگا چنانچہ میں نے اپنے خاندان کے سب افراد سے کہا کہ تم فکر مت کرو سب کا کھانا اکٹھا تیار ہوا کرے گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اپنے خاندان کے تمام افراد کے کھانے کا انتظام میں نے کیا۔ اور بہ ایں ہمہ اس بوجھ کو اٹھایا۔ آخر کسی نے چھ ماہ کے بعد اور کسی نے نو ماہ کے بعد اپنے کھانے کا الگ انتظام کیا۔ اس عرصہ میں وہ لوگ جن کا روپیہ میرے پاس امانتاً پڑا ہوا تھا وہ بھی اپنا روپیہ لے گئے اور ہمیں کبھی خدا نے اس طرح دیا کہ ہمیں کبھی محسوس نہیں ہوا کہ ہم کوئی اور تدبیر ایسی اختیار کریں جس سے ہماری روٹی کا انتظام ہو۔ میں جب تک لاہور نہیں پہنچا ہمارے خاندان کیلئے لنگر سے کھانا آتا رہا تھا۔ مگر جہانتک مجھے علم ہے اس کی بھی لنگر کو قیمت ادا کر دی گئی تھی اور اس کے بعد اپنے خاندان کے

دو سو افراد کا بوجھ

اٹھایا۔ حالانکہ اس وقت ماہوار خرچ کھانے کا کئی ہزار روپیہ تھا۔ غرض خدا دیتا چلا گیا اور میں خرچ کرتا چلا گیا اگر میں خدا تعالیٰ سے ٹھیکہ کرنے بیٹھ جاتا اور اس سے کہتا کہ پہلے میری تنخواہ مقرر کی جائے پھر میں کام کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ خواب یا الہام کے ذریعہ پوچھتا کہ بتا تجھے کتنا روپیہ چاہیئے تو اس زمانہ کے لحاظ سے جب میری ایک بیوی اور دو بچے تھے میں زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتا تھا کہ سو روپیہ بہت ہوگا۔ مجھے ایک سو روپیہ ماہوار دیدیا جائے۔ لیکن اگر میں ایسا کرتا

تو آج کیا کرتا جبکہ میری چار بیویاں اور بائیس بچے ہیں۔ اور بہت سے رشتہ دار ایسے ہیں جو اس بات کے محتاج ہیں کہ میں ان کی مدد کروں۔ میرے وہ رشتہ دار جن کا اب بھی میرے سر پر بوجھ ہے۔

ساٹھ ستر کے قریب

ہیں۔ اگر سو روپیہ میں اپنے لئے مانگتا تو ان کو ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ بھی نہیں آ سکتا تھا۔ پھر میں روٹی کہاں سے کھاتا۔ کپڑے کہاں سے بنواتا۔ اپنے بچوں کو تعلیم کسطرح دلاتا۔ اور اپنے خاندان کے افراد کی پرورش کس طرح کرتا۔ بہرحال میں نے خدا تعالیٰ سے یہ کبھی سوال نہیں کیا کہ تو مجھے کیا دے گا اور خدا تعالیٰ نے کبھی میرے ساتھ کبھی سودا نہیں کیا میں نے خدا تعالیٰ سے یہی کہا کہ مجھے مزدوری نہیں چاہیئے میں تیرا بندہ ہوں اور میرا کام یہی ہے کہ میں تیرے دین کی خدمت کروں اور اس کے بعد خدا تعالیٰ نے بھی یہی کہا کہ یہ سوال نہیں کہ تیری لیاقت کیا ہے۔ یہ سوال نہیں کہ تیری قابلیت کیا ہے۔ ہم بادشاہ ہیں اور ہم اپنے بادشاہ ہونے کے لحاظ سے تجھے اپنی نعمتوں سے ہمیشہ متمتع کرتے رہیں گے۔ غرض خدا سے سچا تعلق رکھنے والا انسان

ہمیشہ آرام

میں رہتا ہے۔ لیکن فرض کرو وہ یہی فیصلہ کر دیتا ہے کہ ہم بھوکے مر جائیں تو کم از کم مجھے تو وہ موت نہایت شاندار معلوم ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں بھوکے رہ کر حاصل ہو۔ بجائے اس کے ہم پیٹ بھر کر خدا تعالیٰ کے راستہ سے الگ ہو جائیں۔ اگر ہم اس کی راہ میں بھوکے مر جائیں تو خدا تعالیٰ کے سامنے ہم کتنی شان سے پیش ہوں گے کتنے دعوے کے ساتھ پیش ہوں گے کہ ہم نے تیرے لئے بھوکے رہ کر اپنی جان دیدی مگر میں دیکھتا ہوں کہ زندگی وقف کرنے والے نوجوانوں کے بعد بد حصہ میں اب وہ توکل نہیں جو ایک سچے مومن کے اندر ہونا چاہیئے۔ حالانکہ اگر سلسلہ ان کو ایک پیسہ بھی نہ دے اور وہ توکل سے کام لیں تو یقیناً زمین ان کے لئے اگلے گی اور آسمان ان کیلئے اپنی نعمتیں برسائیگا

میں نے کئی دفعہ سنایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب زلزلہ کے الہامات کی وجہ سے باغ میں تشریف لے گئے تو

ایک دن

آپ نے گھر میں حضرت ام المومنین سے باتیں کرتے ہوئے فرمایا کہ روپیہ بالکل نہیں رہا۔ ہمارا خیال ہے کہ بعض دوستوں سے قرض لے لیا جائے۔ مگر پھر آپ نے فرمایا کہ یہ بھی توکل کے خلاف ہے اس کے بعد آپ مسجد میں گئے اور نماز ہوئی جب واپس آئے تو آپ نے ایک پوٹلی نکالی اور اس کو کھولا اور پھر اسے دیکھ کر فرمانے لگے دیکھو ابھی اس وقت پاس ہی

کھڑا تھا) کہ جب میں نماز کے لئے باہر گیا تو ایک غریب آدمی جس کے پھٹے پرانے کپڑے تھے اس نے یہ پوٹلی ہماری جیب میں ڈال دی اور چونکہ یہ بوجھل تھی۔ میں نے سمجھا کہ اس میں پیسے وغیرہ ہوں گے مگر جب گھر آ کر میں نے اس پوٹلی کو کھولا تو اس میں سے روپے اور نوٹ نکلے۔ پھر آپ نے ان روپوں اور نوٹوں کو گنا تو وہ چار یا پانچ سو کے قریب تھے۔ آپ نے فرمایا اگر ہم قرض لیتے تو یہ توکل کے خلاف ہوتا ادھر ہمیں ضرورت پیش آئی اور ادھر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے ذریعہ سے روپیہ ہمیں پہنچا دیا جس کا ہمیں

وہم اور خیال

بھی نہیں تھا۔ میں نے خود اپنی ذات میں خصوصاً قادیان سے نکلنے کے بعد خدا تعالیٰ کے ایسے ہی نشانات دیکھے ہیں۔ ایسے انسان جن کے متعلق میں سمجھتا تھا کہ وہ اس بات کے محتاج ہیں کہ میں ان کی مدد کروں وہ اصرار کر کے مجھے ایسی رقوم دے گئے کہ میرے وہم میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ وہ اتنا روپیہ دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ پر توکل ہی انسان کو حقیقی زندگی دیتا ہے۔ اور توکل ہی ہر قسم کی برکات کا انسان کو مستحق بناتا ہے۔ جب حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے مکہ بنوایا تو اس وقت اس نے یہی کہا کہ یہاں توکل سے رہنا اور خدا تعالیٰ سے روٹی مانگنا بندوں سے نہ مانگنا اسی نیت اور ارادہ کے ساتھ ہمیں قادیان میں بھی رہنا چاہیئے تھا مگر وہ احمدیت سے پہلے کی بنی ہوئی بستی تھی اور ابھی بہت سے لوگ اس سبق سے ناآشنا تھے۔ لیکن یہ نئی بستی جہاں ایک طرف

مدینہ سے مشابہت

رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے کہ ہم قادیان سے ہجرت کرنے کے بعد یہاں آئے وہاں دوسری طرف یہ مکہ سے بھی مشابہت رکھتی ہے کیونکہ یہ نئے سرے سے بنائی جا رہی ہے اور محض احمدیت کے ہاتھوں سے بنائی جا رہی ہے جسطرح حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ بنوایا وہاں بھی خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی نسل سے یہی کہا تھا کہ تم اپنا روٹی کا ذمہ دار مجھے سمجھنا کسی بندے کو نہ سمجھنا میں تم کو دونگا اور اس طرح دونگا کہ دنیا کے لئے حیرت کا موجب ہوگا۔ چنانچہ دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔ مکہ والے بے شک محنت مزدوری بھی کرنے لگ گئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں اگر وہ محنت مزدوری چھوڑ دیتے تب بھی جس طرح بنی اسرائیل کیلئے خدا تعالیٰ نے ایک جنگل میں من و سلویٰ نازل کیا تھا۔ اسی طرح مکے والوں کیلئے من و سلویٰ اترنے لگے کیونکہ وہاں پر رہنے والوں کا رزق

خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ

لیا ہوا ہے۔ اسی طرح ہم کو بھی اس جنگل میں جس جگہ کوئی آبادی نہیں تھی۔ جس جگہ رزق کا کوئی سامان نہیں تھا

جو مکہ کی طرح ایک وادیٔ غیر ذی زرع تھی اور یہاں مکہ کی طرح کھاری پانی ملتا ہے اور جو اس لحاظ سے بھی مکہ سے ایک مشابہت رکھتا ہے کہ مکہ کی طرح یہاں کوئی سبزہ وغیرہ نہیں اور پھر مکہ کے گرد جسطرح پہاڑیاں ہیں اس طرح اس مقام کے ارد گرد پہاڑیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے کہ ہم ایک نئی بستی اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے بسائیں پس اس موقع پر ہمیں بھی اور یہاں کے رہنے والے سب افراد کو بھی یہ عزم کرنا چاہیئے کہ انہوں نے خدا سے مانگنا ہے کسی بندے سے نہیں مانگنا۔ تم اپنے دل میں ہنسو تمسخر کرو۔ کچھ سمجھو حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں سب سے

معزز روزی

وہی ہے جو خدا تعالیٰ سے مانگی جائے وہ کوئی روزی نہیں جو انسان کو انسان سے مانگ کر ملتی ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے (مگر یہ اعلیٰ مقام کی بات ہے اور اعلیٰ درجہ کی روحانیت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور شاید تم میں سے بہتوں کی سمجھ میں بھی نہ آئے) کہ وہ روزی بھی اتنی اچھی نہیں جو خدا تعالیٰ سے مانگ کر ملتی ہے بلکہ اعلیٰ روزی وہ ہے جو خدا تعالیٰ خود دیتا ہے اور بے مانگے کے دیتا ہے مجھے اپنی زندگی میں ہمیشہ ہنسی آتی ہے اپنی ایک بات پر (مگر یہ ابتدائی مقام کی بات تھی اور اعلیٰ مقام ہمیشہ ابتدائی منازل کو طے کرنے کے بعد ملتا ہے۔ اور ابتدائی مقام یہی ہوتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے میں نے خدا سے مانگنا ہے) کہ میں نے کبھی خدا سے کچھ مانگا اور اپنے خیال میں انتہائی درجہ کا مانگا مگر مجھے ہمیشہ ہنسی آتی ہے اپنی بیوقوفی پر اور ہمیشہ لطف آتا ہے خدا تعالیٰ کے انتقام پر کہ جو کچھ ساری عمر کے لئے میں نے مانگا تھا وہ بعض دفعہ اس نے مجھے ایک ایک ہفتہ میں دیدیا۔ میں پھر شرمندہ ہوں کہ میں نے کیا حماقت کی اور اس سے کیا مانگا اور وہ آسمان پر ہنستا ہے کہ اس کو ہم نے کیا بدلہ دیا اور کیا نادم اور شرمندہ کیا۔ پھر میں نے سمجھا کہ مانگنا بھی فضول ہے کیوں نہ ہم اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کریں کہ وہ ہمیں بے مانگے ہی دیتا چلا جائے۔ ایک شخص جو کسی بڑے آدمی کے گھر مہمان جاتا ہے وہ اگر اس سے جا کر کہے کہ صاحب میں آپ کے گھر سے کھانا کھاؤنگا تو اس میں میزبان اپنی کتنی ہتک محسوس کرتا ہے جب وہ اس کے ہاں مہمان آیا ہے تو صاف بات یہ ہے کہ وہ اس کے ہاں کھانا کھائیگا۔ اس کا یہ کہنا کہ میں آپ کے ہاں سے کھانا کھاؤنگا یہ مفہوم رکھتا ہے کہ وہ میزبان کے متعلق اپنے دل میں یہ بدظنی محسوس کرتا ہے کہ شائد وہ کھانا نہ کھلائے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا جو مہمان ہو جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ خود کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اگر وہ اس سے مانگے تو یہ اس کی

اعلیٰ و ارفع شان

کی ہتک ہوتی ہے۔ مگر خدا کا سلوک ہر بندے سے مختلف ہوتا ہے وہ جو خدا کیلئے اپنی زندگی وقف نہیں کرتے ان کو بھی وہ روزی پہنچاتا ہے اور جو اس کے لئے اپنی ساری زندگی کو وقف سمجھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی وہ روزی پہنچاتا ہے

وہ فرماتا ہے۔ کلاً نمد ھٰؤلاءِ وھٰؤلاءِ ہم اس کے لئے بھی روزی کا انتظام کرتے ہیں۔ جو ایمان سے خارج اور دہریہ ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے بھی روزی کا انتظام کرتے ہیں۔ جو ہم پر کامل ایمان رکھنے والا ہوتا ہے۔ یہ دو گروہ ہیں جو الگ الگ ہیں۔ ایک وہ ہے جو ہمیں گالیاں دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں خود کمائی کرونگا۔ اور اپنی کوشش سے رزق حاصل کروں گا۔ اور ایک گروہ وہ ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ کمائی لغو چیز ہے۔ بلکہ میں نے تو خدا تعالےٰ سے بھی نہیں مانگنا۔ اسکی مرضی ہے چاہے دے یا نہ دے۔ فرماتا ہے۔ ہم اس گروہ کو بھی دیتے ہیں۔ اور اُس گروہ کو بھی دیتے ہیں۔ ایک ھٰؤلاءِ ان لوگوں کی طرف جاتا ہے۔ جو بدترین خلائق ہوتے ہیں۔ اور جو مادیات کے اتنے دلدادہ اور عاشق ہوتے ہیں۔ کہ سمجھتے ہیں۔ سب نتائج کی بنیاد

مادیات

پر ہی ہے۔ اور ایک ھٰؤلاءِ ان لوگوں کی طرف جاتا ہے۔ جو مادیات سے بالکل بالا ہو کر اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ کہ سمجھتے ہیں ہم نے خدا سے بھی نہیں مانگنا۔ اور ایک درمیانی گروہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے اپنے درجہ کے مطابق ظاہر میں کچھ مادی کوششیں بھی کر لیتے ہیں۔ اور پھر ساتھ اس کے اللہ تعالےٰ پر توکل بھی رکھتے ہیں۔ کبھی مانگتے ہیں اور کبھی نہیں مانگتے۔ یا اپنی زندگی میں سے کچھ عرصہ کوشش اور جدوجہد کرتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ کوشش اور جدوجہد کو ترک کر دیتے ہیں۔ ظاہری تدبیر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بھی کی۔ آپ طب کرتے تھے اور روپیہ کماتے تھے۔ اور ظاہری تدبیر ہم نے بھی کی۔ ہم بھی زمینداره کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ تجارت بھی کر لیتے ہیں۔ مگر اس نیت سے کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ خدا تعالےٰ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اگر وہ کہے۔ کہ میں نے تمہیں کچھ نہیں دینا۔ تو ہمیں اس سے کوئی شکوہ نہیں ہوگا۔ ہمیں

اس کے فیصلہ پر

کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ ہم پھر بھی یہی سمجھیں گے۔ کہ وہ ہماری اتنی ہی حمد کا مستحق ہے۔ جتنی حمد کا اب مستحق ہے۔ بلکہ وہ ہماری اتنی حمد کا مستحق ہے۔ جتنی حمد ہم کر بھی نہیں سکتے۔ پس اس مقام کے رہنے والوں کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ توکل سے کام لیں۔ اور ہمیشہ اپنی نگاہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلند رکھیں۔ جو دیانتدار احمدی ہیں۔ میں ان سے کہوں گا۔ کہ اگر وہ کسی وقت یہ دیکھیں۔ کہ وہ توکل کے مقام پر قائم نہیں رہے۔ تو وہ خود بخود یہاں سے چلے جائیں۔ اور اگر خود نہ جائیں۔ تو جب ان سے کہا جائے۔ کہ چلے جاؤ۔ تو کم سے کم اس وقت ان کا فرض ہوگا کہ وہ یہاں سے فوراً چلے جائیں۔ یہ جگہ خدا تعالےٰ کے ذکر کے بلند کرنے کے لئے

مخصوص

ہونی چاہیئے۔ یہ جگہ خدا تعالےٰ کے نام کے پھیلانے کے لئے مخصوص ہونی چاہیئے۔ یہ جگہ خدا تعالےٰ کے دین کی تعلیم اور اس کا مرکز بننے کے لئے مخصوص ہونی چاہیئے۔ ہم میں سے ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اولاد اور اپنے اعزہ اور اقارب کو اس رستہ پر چلانے کی کوشش کرے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہوسکے۔ نوحؑ کی کوشش کے باوجود اس کا بیٹا اس کے خلاف رہا۔ لوطؑ کی کوشش کے باوجود اسکی بیوی اس کے خلاف رہی۔ اسی طرح اور کئی انبیاءؑ اور اولیاء ایسے ہیں۔ جن کی اولادیں اور بھائی اور رشتہ دار ان کے خلاف رہے۔ ہم میں سے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ اپنے خاندان میں سے کتنوں کو

دین کی طرف

لا سکے گا۔ مگر اسکی کوشش یہی ہونی چاہیئے۔ کہ اسکی ساری اولاد اور اسکی ساری نسل دین کے پیچھے چلے۔ اور اگر اسکی کوشش کے باوجود اس کا کوئی عزیز اس رستہ سے دور چلا جاتا ہے۔ تو سمجھے کہ وہ میری اولاد میں سے نہیں۔ میری اولاد وہی ہے۔ جو اس منشاء کو پورا کرنے والی ہے۔ جو الٰہی منشاء ہے۔ جو شخص دین کی خدمت کے لئے تیار نہیں۔ وہ ہماری اولاد میں سے نہیں۔ ہم اپنی اولاد کو مجبور نہیں کر سکتے۔ کہ وہ ضرور دین کے پیچھے چلیں۔ ہم ان کے دل میں ایمان پیدا نہیں کر سکتے۔ خدا ہی ہے۔ جو ان کے دلوں میں ایمان پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن ہم یہ ضرور کر سکتے ہیں۔ کہ جو اولاد اس منشاء کو پورا کرنے والی نہ ہو۔ اسے ہم اپنے گھر سے نکال دیں۔ بہرحال اگر خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اعلیٰ مقام دے۔ تو ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ صرف ہم ہی نہیں بلکہ

ہماری آئندہ نسلیں

بھی اس مقام کو دین کا مرکز بنائے رکھیں۔ اور ہمیشہ دین کی خدمت اور اس کے کلمہ کے اعلاء کے لئے وہ اپنی زندگیاں وقف کرتے چلے جائیں۔ لیکن اگر ہماری کسی غلطی اور گناہ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ یہ مقام ہمیں نصیب نہ کرے۔ اور ہماری ساری اولادیں ہماری اولادوں کا کچھ حصہ دین کی خدمت کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ پر توکل اس کے اندر نہ پایا جاتا ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف انابت کا مادہ اس میں موجود نہ ہو۔ تو پھر ہمیں اپنے آپ کو اسی امر کے لئے تیار رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح ایک مردہ جسم کو کاٹ کر الگ پھینک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم اس کو بھی کاٹ کر الگ کر دیں۔ اور اس جگہ کو دین کی خدمت کرنے والوں کے لئے ان سے خالی کروالیں۔ بہرحال میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اندر

یہ عزم

پیدا کرے۔ یہ عزم پیدا کرنا کوئی معمولی چیز نہیں۔ بڑے بڑے کام بڑے ارادوں کے ساتھ ہوا کرتے ہیں بڑے بڑے کام بڑے عزم سے ہوا کرتے ہیں اور بڑے بڑے کام بڑی قربانیوں سے ہوا کرتے ہیں۔ انسان ہزاروں دفعہ موت سے ڈر کر پیچھے ہٹتا ہے۔ حالانکہ وہ وقت اس کی دائمی زندگی کا ہوتا ہے۔ جہنم میں جانیوالوں میں سے کروڑوں کروڑ انسان ایسے ہوں گے کہ جب ان کے اعمال ان کے سامنے کھولے جائیں گے تو انہیں پتہ لگے گا کہ صرف ایک سیکنڈ کی غلطی کی وجہ سے وہ جہنم میں گر گئے۔ مگر ایک سیکنڈ وہ اور صبر کرتے تو خدا تعالیٰ کا فیصلہ ان کے حق میں صادر ہو جاتا مگر وہ ایک سیکنڈ پہلے

خدا تعالیٰ کی رحمت

سے مایوس ہو گئے۔ وہ ایک سیکنڈ پہلے بے صبری کا شکار ہو گئے اور صرف ایک سیکنڈ کی غلطی کی وجہ سے دوزخ میں جا گرے۔ کروڑوں کروڑ انسان ایسے مقام پر پہنچ کر دوزخ میں چلا جاتا ہے۔ جب خدا کی طرف سے ان کے دخول جنت کا فیصلہ ہو رہا ہوتا ہے۔ کروڑوں کروڑ انسان اس وقت بددیانت ہو جاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کی دیانت کے قائم رکھنے کے لئے ہر قسم کے مادی سامان بہم پہنچائے جانے کا فیصلہ ہو رہا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارا امتحان لیتا ہے۔ اور اس میں بسا دفعہ ہم اس وقت فیل ہو جاتے ہیں۔ جب امتحان کے پرچوں کا ہمارے حق میں فیصلہ ہونے والا ہوتا ہے۔ پیشتر اس کے کہ ہم اپنا پرچہ ختم کرتے۔ اور وہ ہمیں پاس کرتا ہم مایوس ہو کر امتحان کے کمرہ سے باہر نکل جاتے ہیں اور اپنی کامیابی کو ناکامی میں بدل لیتے ہیں۔ [illegible] سمجھ کہ عزم کوئی معمولی چیز ہے تم اپنا [illegible] ارادہ کو اپنے اندر پیدا [illegible] سے کہتا ہوں

کہ کبھی یہ نسخہ بھی آزما

[illegible] وہ شخص جو طاقت تو رکھتا ہے مگر پھر بھاگنے کا خیال اس کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے [illegible] سے کہتا ہوں۔

ٹھہر اور صبر کر

ہو سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کا دروازہ کھلنے والا ہے۔ بسا اوقات خدا خود چل کر آ رہا ہوتا ہے اور دروازہ کی کنڈی کھول رہا ہوتا ہے کہ تو منہ پھیر کر چلا جاتا ہے اور اس طرح خدا تعالےٰ کی رحمت سے ہمیشہ کے لئے دور چلا جاتا ہے۔ اور ساری دنیا میں ہزاروں نہیں لاکھوں دلائل سے ہم ثابت کر سکتے ہیں۔ آدمؑ سے لے کر اب تک ایک ایک بات ہو چکی ہے۔ لیکن اس مادی دنیا کے اثر کے نیچے ہزاروں ہزار بلکہ اربوں ارب ایسے لوگ ہیں۔ جو اس رستہ پر چلنے سے گھبراتے ہیں۔ کاش وہ اپنے گردوپیش کو نہ دیکھیں۔ بلکہ پیچھے کی طرف دیکھیں۔ وہ

اس دنیا کی طرف

دیکھیں جو پیچھے گذر چکی ہے۔ اس دنیا کی طرف نہ دیکھیں جس کی اصلاح اور درستی کے لئے وہ کھڑے کئے گئے ہیں کیا ہی بدقسمت وہ انسان ہے کہ جسکو اصلاح کے لئے بھیجا جائے۔ اسی کے مرض میں وہ خود بھی گرفتار ہو جائے۔ کتنا بدقسمت وہ سپاہی ہے جو چور کو پکڑنے کے لئے بھیجا جائے اور خود اسکے ساتھ ملکر چوری کرنے لگ جائے۔ جو شخص اس وقت مادیات میں مبتلا ہوتا ہے وہ اس مادی اثر کے نتیجہ میں ہوتا ہے جو اس وقت دنیا میں پایا جاتا ہے لیکن اس مادی اثر کو مٹانے کے لئے ہی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا گیا تھا۔ پھر ہم سے زیادہ بدنصیب اور کون ہوگا کہ خدا نے تو ہمیں اسلئے بھیجا کہ ہم دین کے چوروں اور باغیوں کو پکڑ کر اس کے سامنے لائیں اور ہم ان [illegible] اور ترقی کو دیکھ کر خود بھی انہی

چوروں اور باغیوں

میں شامل ہو جائیں پس اپنے اندر عزم پیدا کرو اور سوچو کہ ہمیں بھیجا کیوں گیا ہے؟ ہمیں انہی چیزوں کو دیکھنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جن کو دیکھ کر تمہارے دلوں میں لالچ پیدا ہوتی ہے ہمیں انہی چیزوں کو مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جن کو دیکھ کر تمہارے دلوں میں ان کے پیچھے چلنے کا شوق پیدا ہوتا ہے تم سمجھو یا نہ سمجھو یہ خدا کا کام ہے اور بہرحال ہو کر رہے گا اگر تم یہ کام نہیں کرو گے تو خدا اور لوگ کھڑے کر دیگا جو اس کام کو سرانجام دینگے یہ نظام بدلا جائے گا اور ضرور بدلا جائیگا امریکہ اور روس اور انگلستان کے مادی لیڈر اور اسی طرح کے اور لیڈر جو اسوقت ساری دنیا پر چھائے ہوئے ہیں جو

دنیا کے مستقبل پر

مادی اسباب سے قبضہ جمانے کی فکر میں ہیں۔ یہ مٹائے جائیں گے یہ تباہ کئے جائیں گے یہ برباد کئے جائینگے اور پھر دنیا اس پرانے طریق پر لائی جائیگی جو آج سے تیرہ سو سال پہلے جاری تھا۔ بلکہ خود ان لوگوں کی اولاد اسی طریق کو اختیار کرے گی اور اپنے آباء کے راستہ کو چھوڑ دے گی۔ کوئی تدبیر اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی یہ ناممکن نظر آنیوالی چیز دنیا میں سب سے زیادہ ممکن چیز ہے۔ ایک رستم زماں کے لئے ایک چھوٹے سے کنکر کا اٹھا لینا ممکن ہو سکتا ہے لیکن دنیا کے موجودہ نقشہ کا تبدیل نہ ہونا ناممکن ہے یہ نظام بدلے گا اور ضرور بدلیگا۔ سوال صرف یہ ہے کہ کس کے ہاتھ سے بدلے گا۔ ہمارے ہاتھ سے یا اور لوگوں کے ہاتھ سے۔ اگر ہمارے ہاتھ سے اس نظام نے بدلنا ہے تو ہمیں پہلے اپنے آپ کو بدلنا پڑے گا جس چیز کو بدلنے کے لئے ہم کھڑے

ہوتے ہیں اسے ہم اپنے لئے کس طرح اختیار کر سکتے ہیں۔ ایک درخت کے متعلق اگر ہم جانتے ہیں کہ وہاں بجلی گرنے والی ہے تو کیا یہ بدقسمتی نہیں ہوگی کہ ہم اس کے نیچے کھڑے ہو جائیں ایک مکان کو اگر آگ لگنے والی ہے تو کیا یہ بدقسمتی نہیں ہوگی کہ ہم اس مکان میں رہنے لگ جائیں ایک پہاڑ پر اگر زلزلہ آنے والا ہے تو کیا یہ بدقسمتی نہیں ہوگی کہ ہم اس پہاڑ پر چلے جائیں۔ اسی طرح وہ چیز جس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے تباہی مقدر ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بربادی مقدر ہے اس کی نقل کرنا اور اسکی پیروی اختیار کرنا۔ یہ ضرور ہماری بدقسمتی ہوگی۔ یہ ہماری انتہا درجہ کی حماقت ہوگی اور ہماری یہ کوشش اپنی خودکشی کے برابر ہوگی۔ پس ایمان کے ارادہ کے ساتھ یہاں رہو اور توکل کی گرہ باندھ کر رہو اور ایک

زندہ خدا پر یقین

رکھتے ہوئے یہاں رہو۔ اگر خدا پر تمہارا یقین ہوگا اگر خدا پر تمہارا ایمان ہوگا تو تم دیکھو گے کہ زمین تمہارے لئے بدل جائے گی۔ آسمان تمہارے لئے بدل جائے گا۔ ہمارا خدا وہی ہے جو آدم علیہ السلام کے وقت میں تھا مگر خدا بوڑھا نہیں ہوتا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اس نے زمین و آسمان کو بدل دیا تھا حضرت عیسےٰ علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے لئے اس نے زمین و آسمان کو بدل دیا تھا اسی طرح اور لاکھوں لوگ ہیں جن کے لئے خدا تعالےٰ نے زمین و آسمان کو بدلا۔ یہی زمین و آسمان بدلنے تمہارے لئے بھی مقدر ہیں۔ بشرطیکہ تم ان لوگوں کے نقش قدم پر چلو جن کے لئے خدا تعالےٰ نے پہلے زمین و آسمان کو بدلا تھا۔

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتیں متوجہ ہوں

مورخہ ۹ اکتوبر بروز اتوار ۲½ بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کا ایک جنرل اجلاس منعقد ہوگا۔ جسمیں ضلع کے سالانہ تبلیغی جلسہ کے انعقاد کے متعلق مشورہ کیا جائیگا تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے نمائندہ نامزد کر کے بھیجیں جو کہ اس اجلاس میں حصہ لے سکے۔

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

امریکہ کی احمدی جماعتوں کی دوسری کامیاب سالانہ کنونشن

(۲)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام۔ چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر۔ امریکن نومسلم خواتین کی قربانی کا شاندار نمونہ

(از مکرم چودھری ناصر محمد صاحب سیال)

مکرم چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی دوسری تقریر

ریزولیوشن کے منظور ہونے کے بعد چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج نے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب سے دوبارہ جماعت کو ہدایات دینے کی درخواست کی۔ چودھری صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ میں اس جلسہ کی کارروائی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ جس طریقہ پر آپ لوگوں نے اپنے آئندہ سال کے لائحہ عمل اور پروگرام کو پیش کیا۔ اور پھر تمام افراد نے اس کو غور کے بعد منظور کیا۔ اس میں ایک لطیف سادگی اور مومنانہ وقار پایا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ آپ کے اخلاص۔ جوش اور ایمان کا اظہار کرتی ہے۔ کہ ہر شخص اپنے فرائض اور ذمہ واری کا احساس رکھتے ہوئے قربانی کے لئے تیار ہے۔ اور آخر ہماری یہ قربانی کیا ہے۔ ہم وہ چیزیں اور نعمتیں جو خدا تعالےٰ نے ہم کو دی ہیں۔ اس کا ہی ایک حصہ اسکی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنا تمام مال اور جان خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیں۔ تو بھی یہ نہایت حقیر قربانی ہے۔ کیونکہ آخر یہ سب اسی کا دیا ہوا ہے۔ اس موقع پر مجھے اردو کے ایک مشہور شاعر کا وہ شعر یاد آ رہا ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اکثر اپنی تقریروں میں بیان فرماتے ہیں۔ کہ ؎

جان دے دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ہم سب ایک خدائی حلقہ اخوت میں بندھے ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت ایسی ہے۔ کہ وہ ہر چیز کا گھیرا کئے ہوئے ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی کمی نہیں۔ پس ہم اس محبت کی وجہ سے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور ہم ایک دوسرے کے لئے ایسے ہی مضطرب اور مشتاق ہیں۔ جیسے دو بھائی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ پس یہ خدائی حلقہ اخوت جو خدا نے ہمارے لئے پیدا کیا۔ خدا کا ایک بہت بڑا احسان ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ ہر چیز خدا سے ہی مانگیں۔

محترم چودھری صاحب کی تقریر کے بعد دوسرے اجلاس کا خاتمہ دعا کے بعد ہوا۔

کھانا اور نمازیں

تمام افراد جماعت نے جو کہ پٹس برگ کی جماعت کے مہمان تھے۔ ایک جگہ مل کر کھانا تناول کیا۔ نمائندگان جماعتہائے امریکہ کے علاوہ کھانے میں چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب۔ سید عبد الرحمٰن صاحب کلیولینڈ۔ نور الحق خاں صاحب طالب علم یونیورسٹی پٹس برگ بھی شامل تھے۔ کھانے کے بعد تمام احباب نے مل کر نماز ظہر و عصر ادا کی۔ اور تیسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

تیسرا اجلاس

یہ اجلاس سوا تین بجے زیر صدارت چودھری غلام یٰسین صاحب مبلغ حلقہ نیویارک منعقد ہوا۔ عزیزہ ناصرہ خلت صاحبہ بنت چودھری خلیل احمد صاحب ناصر اور مکرم چودھری عبد القادر صاحب ضیغم نے تلاوت قرآن کریم کی۔

چودھری غلام یٰسین صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ امریکہ کی تاریخ احمدیت میں یہ ایک نہایت ہی خاص دن ہے۔ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ہمارے لئے ایک پیغام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے لائے ہیں۔ یہ پیغام حضور نے خاص اس موقع کے لئے دیا ہے۔ اور صاحب صدر نے چودھری خلیل احمد صاحب ناصر سے درخواست کی کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ پیغام احباب تک پہنچائیں۔ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر نے پہلے اس پیغام کے مطبوعہ نسخے تمام حاضرین میں تقسیم کئے۔ اور اس کے بعد آپ نے نہایت پر اثر آواز سے آہستہ آہستہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام سنایا۔ تمام احباب نے نہایت خاموشی اور غور سے اس پیغام کو سنا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام کا خلاصہ

اس پیغام میں حضور نے "میرے پیارے دوستو اور روحانی بچو" کے پر محبت خطاب کے بعد جماعت امریکہ کو فرمایا:۔

مجھ سے خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج امریکہ نے اس بات کی خواہش کی ہے۔ کہ میں آپ کو آپ کی دوسری سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر ایک پیغام بھیجوں۔ آج سے انتیس سال پہلے میں نے مفتی محمد صادق صاحب کو جو حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے صحابیوں میں سے ہیں۔ آپ کے ملک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے بھیجا تھا۔ تاکہ وہ آپ کے سامنے خدا تعالیٰ اور ہدایت کے راستہ کو پیش کریں۔ اس وقت شاید ان کی باتوں کو ایک بوڑھے مجذوب کی بڑ سمجھا گیا۔ مگر آخر اسی آواز کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نے وہ لوگ پیدا کئے۔ جو امریکہ میں سچائی اور صداقت کے علمبردار ہوئے۔ آگے چل کر حضور نے رقم فرمایا کہ:۔

"احمدیت خدائے ذوالجلال کا پیغام ہے۔ یہ کسی انسان کا کام نہیں۔ پس آپ ہمیشہ اس بات کی کوشش کریں۔ کہ آپ کو اسلام اور احمدیت کا زیادہ سے زیادہ علم حاصل ہو۔ تاکہ آپ کے اعمال خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ ایک مکمل شریعت آپ کو دی۔ اور اس پر عمل کرنا آپ کے ہی فائدے کے لئے ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ "آپ اس عظیم الشان موقعہ کو جو کہ آپ کو خدا تعالیٰ کا پیغام شروع میں ماننے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ فائدہ اٹھالیں۔ اور اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی خدمت میں لگا دیں۔ اگر کسی میں کوئی کمزوریاں ہوں تو ان کی نقل نہ کریں۔ بلکہ آپ خدا تعالےٰ کے کلام کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔"

آخر پر حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقارہ و اطلع شموس طالعہ نے دعا کی۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کی اور ان مبلغین کی جو آپ کے ملک میں ہیں۔ اور آپ کے ملک کی مدد فرمائے۔ اور آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں آپ کا ملک اسلام کے لئے ایک قلعہ ثابت ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔" آمین۔ انشاء اللہ حضور کے پیغام کا مفصل ترجمہ علیحدہ طور پر پیش کیا جائے گا۔

لجنات کی طرف سے صدائے لبیک

اس پیغام کے بعد محترمہ علیہ علی صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ نہایت ہی پیارا پیغام سننے کے بعد ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم مزید قربانی کریں۔ اسی امر کے لئے کہ امریکہ کی احمدی نومسلم عورتیں حضور کے ارشاد پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ ہم لجنات امریکہ حسن خور طور پر ۵۲۵ ڈالر نقد حضور کی خدمت میں پیش کرتی ہیں۔ یہ اخلاص کا منظر نہایت ہی روح پرور اور ایمان افزا تھا۔ کہ ان نومسلم مستورات نے جو بظاہر اسلام میں ابھی تک حدیث العہد ہیں۔ قربانی کا شاندار نمونہ دکھایا۔

اس کے بعد برادرم ابو الکلام صاحب نے پٹس برگ اور جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی طرف سے مکرم چودھری عبد القادر صاحب ضیغم کو خوش آمدید کہا۔ اور کہا کہ یہ جماعت پٹس برگ اور امریکہ کے لئے ایک نہایت ہی مبارک دن ہے۔ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر نے مبلغین کی طرف سے ضیغم صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتلایا۔ کہ کس طرح ضیغم صاحب نہایت کوشش

محنت اور مشکلات کا سامنا کرنے کے بعد امریکہ پہنچے جماعت امریکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت ہی ممنون ہے۔ کہ حضور نے ضیغم صاحب کو بذریعہ ہوائی جہاز فوری طور پر امریکہ پہنچنے کا ارشاد فرمایا۔ تاکہ وہ اس کنونشن میں حاضر ہو سکیں۔ پچھلے سال ۱۸ ستمبر کے روز جو ہماری موجودہ سال کی کنونشن کا پہلا دن ہے ہمارے عزیز مبلغ مرزا منور احمد مرحوم دفن ہوئے۔ اور اس پر ایک سال بھی گزرا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے اسی دن ہم کو ایک نیا مبلغ عطا فرما دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں امریکہ کی طرف سے ضیغم صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ ایسے لوگوں کے درمیان ہیں۔ جن کے دل ان کی محبت سے پر ہیں۔ اور وہ اخلاص اور فرمانبرداری سے احمدیت کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔

مکرم چودھری عبد القادر صاحب ضیغم نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے سب دوستوں کے محبت بھرے جذبات کا شکریہ ادا کیا۔ اور لندن کی جماعت کی طرف سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، اور دعا کا پیغام احباب کی خدمت میں پہنچایا۔ اور دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو صحیح اور بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس موقع پر مکرم چودھری عبد القادر صاحب ضیغم پر ایک سخت رقت کی حالت طاری تھی۔ اس کے بعد ابو الفضل صاحب کلیولینڈ۔ لطیفہ کریم صاحبہ ڈیٹن۔ عبد الحکیم صاحب انڈیاناپولس۔ زینب عثمان صاحبہ سینٹ لوئیس۔ مریم صادق صاحبہ نیویارک۔ عثمان رشید صاحب ڈیٹرائٹ عبد الرحمٰن صاحب بالٹی مور۔ محمد ابراہیم صاحب کینساس سٹی اور مرسل شفیق صاحب ڈیٹن نے اپنے اپنے مشن کی سال سابق کی رپورٹ سنائی۔

خاکسار ناصر محمد سیال نے مختصر تقریر میں عرض کیا۔ کہ صرف اسلام کو ہی یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ اس میں خدا تعالیٰ بھی ایک۔ قرآن مجید بھی ایک۔ اور رسول بھی ایک۔ گویا اسلام کی ساری بنیاد وحدت پر ہے۔ پس ہماری جماعت کے لئے اتحاد ضروری ہے۔ جو صرف امام کی مکمل اور صحیح اطاعت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ چودھری شکر الٰہی صاحب مبلغ حلقہ سینٹ لوئیس نے جماعت کو اس کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ ایک نبی کی جماعت ہیں پس ان کی قربانیاں بھی نبی کی جماعت کی نسبت سے ہی ہونی چاہئیں آپ نے قیام احمدیت کے مقاصد بیان کرکے جماعت کو ان کی اہمیت بیان کی۔ اجلاس کے خاتمہ پر بشیر افضل صاحب پریذیڈنٹ پٹسبرگ نے مقامی جماعت کی طرف سے بحیثیت میزبان سب احباب کا شکریہ ادا کیا، دعا کے بعد جماعت ہائے امریکہ کی دوسری سالانہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

کانفرنس کی کامیابی کا تمام احباب کے دل پر بہت اثر تھا۔ اور سب محسوس کر رہے تھے۔ کہ امریکہ کی تاریخ احمدیت کا ایک سنہرا باب لکھا جا رہا ہے۔ ایک نمائندہ کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ جب النجولینے اپنے

ایک اور درویش چل بسا

قادیان میں مجید احمدؐ کی افسوسناک وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

جیسا کہ میرے متعدد اعلانوں کے ذریعہ احباب کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کچھ عرصہ سے مجید احمدؐ سابق ڈرائیور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ قادیان میں سل کی بیماری میں مبتلا تھا اور گو درمیان میں حالت سخت تشویشناک ہو گئی تھی مگر آخری خطوں سے معلوم ہوتا تھا کہ اب مجید احمد کی حالت نسبتاً بہتر ہے اور چہرہ پر کچھ رونق آ گئی ہے اور خوراک بھی ہضم ہونے لگی ہے حتیٰ کہ کل کے آخری خط میں یہاں تک ذکر تھا کہ اپنی بیماری میں افاقہ کے پیش نظر مجید احمد نے خواہش کی ہے کہ اسے عید والے دن کسی نہ کسی طرح عید کی نماز میں پہنچا دیا جائے۔ تاکہ وہ نماز کی شرکت کا ثواب حاصل کر سکے۔ لیکن گذشتہ رات ساڑھے نو بجے کے قریب قادیان سے اچانک یہ فون آیا کہ مجید احمد کی حالت اچانک خراب ہو گئی ہے اور بظاہر بچنے کی کوئی امید نظر نہیں آتی اور اس کے بعد آج صبح یہ فون آیا ہے کہ مجید احمد ۱۱ بجکر ۹ منٹ پر اپنے مولا کے حضور پہنچ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ مجید احمدؐ جس کی عمر شاید چوبیس پچیس سال کی ہوگی۔ ایک بڑا مخلص نوجوان تھا اور بڑے شوق اور جذبۂ قربانی کے ماتحت قادیان میں ٹھہرا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ جب بیماری کے ایام میں اس کی حالت زیادہ گر گئی اور قادیان کے دوستوں نے ارادہ کیا کہ حکومت سے اجازت لے کر اسے علاج کے لئے پاکستان بھجوا دیں تو اس وقت مجید احمد نے بڑی منت کے ساتھ کہا اگر میرے بچنے کی بظاہر امید نہیں تو مجھے ہرگز پاکستان نہ بھجواؤ کیونکہ میں بہشتی مقبرہ سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔ لیکن اگر کامیاب علاج کی امید ہے تو پھر بیشک بھجوا دیا جائے لیکن اس کے ساتھ یہ شرط ضروری ہوگی کہ اچھا ہونے کے بعد میں پھر قادیان آ جاؤنگا بہرحال مجید احمد ایک بڑا مخلص نوجوان تھا۔

اور موصی بھی تھا اور اس کی بوڑھی ماں ایک عرصہ سے حضرت اماں جان ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی خدمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور اس کی والدہ اور بہنوں اور بھائیوں اور دوسرے رشتہ داروں کا حافظ و ناصر ہو۔

گذشتہ ایام میں جب میاں غلام مرتضیٰ صاحب بیرسٹر جو حال ہی میں انگلستان سے واپس آئے ہیں ایک دن کا پرمٹ حاصل کرکے قادیان گئے تو میری بڑی خواہش اور کوشش تھی کہ مجید احمد کے بھائی محمد حسین کو بھی ایک دن کے لئے قادیان جانے کی اجازت مل جائے تاکہ وہ مجید احمد سے مل سکے اور اسے اپنی والدہ کے سلام اور دعا کا پیغام پہنچا سکے اور اگر مجید احمد نے اپنے اہل و عیال کے لئے کوئی پیغام دینا ہو تو وہ بھی سن سکے مگر افسوس کہ انتہائی کوشش کے باوجود حکومت ہندوستان نے اس کی اجازت نہیں دی اور یہ نوجوان اپنے عزیزوں سے ملنے کے بغیر اس جہان سے رخصت ہوا۔ دین کے رستہ میں یقیناً اس قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں اور کرنی پڑیں گی مگر افسوس اس حکومت پر جو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی انسانی جذبات کا خیال نہیں رکھ سکتی

مجید احمد قادیان میں فوت ہونے والے درویشوں میں چوتھا درویش ہے۔ سب سے پہلے حافظ نور الٰہی صاحب فوت ہوئے جو غالباً چالیس سال کے لگ بھگ جوان تھے ان کے بعد بابا شیر محمد صاحب فوت ہوئے جن کی عمر ایک سو سال سے اوپر تھی اور وہ پرانے صحابیوں میں سے تھے ان کے بعد سلطان احمد سکنہ گھاریال فوت ہوا جو ایک بیس بائیس سالہ نوجوان تھا اور اس کی وفات بھی قریباً اچانک ہوئی تھی اور اب چوتھے نمبر پر مجید احمدؐ کی وفات کی اطلاع پہنچی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو غریق رحمت کرے اور ان کے عزیزوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ایسے واقعات سے صدمہ پہنچنا تو انسانی فطرت کا حصہ ہے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں اسوقت آنسو آ گئے تھے جب کہ آپ کی ایک نواسی فوت ہوئی تھی اور آپؐ نے اس موقع پر فرمایا تھا کہ وفت کے جذبات بھی خدا کی اس ابدی رحمت کا حصہ ہیں۔ جو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے۔ لیکن جن حالات میں آج کل قادیان کے درویش زندگی گذار رہے ہیں۔ ان کے ماتحت یہ اندیشہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قسم کے واقعات کے نتیجہ میں بعض خام طبیعت نوجوان درویشوں کے دلوں میں گھبراہٹ کے آثار نہ پیدا ہوں۔ سو احباب ان کے لئے بھی دعا فرماویں۔ باقی یہ تو ایک ابدی حقیقت ہے کہ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام وانا للہ وانا الیہ راجعون

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

قادیان میں کنونشن کے حالات ان احباب کو جو شامل نہ ہو سکے تھے سنائے۔ تو سب کے دل بھر آئے۔ اور ان کو اس بات کا افسوس ہوا۔ کہ وہ اس موقعہ پر حاضر نہ ہو سکے۔

مختار احمد صاحب دہلوی کی والدہ صاحبہ کہاں ہیں؟

اگر مختار احمد صاحب پسر بابو نذیر احمد صاحب مرحوم دہلوی کی والدہ صاحبہ اس اعلان کو دیکھیں تو مجھے اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں یا اگر کسی اور دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو مجھے نوٹ کرکے بھجوا دیں۔ ضروری کام ہے

خاکسار مرزا بشیر احمد
رتن باغ لاہور

کی فہرست پڑھتے ہوئے بتایا کہ حضور نے اس کی تعمیر میں ۱۲/۱ روپے نقد دئیے ہیں۔ اور ۵۰۰ روپے کا وعدہ فرمایا ہے۔ لائلپور کی جماعت سے ۸/۲۹۷ روپے وصول ہو چکے ہیں۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ مرزا منور احمد سے لے کر صاحبزادی امۃ الحفیظ تک ۳۰ معزز خاندان نبوی کے چندوں کی فہرست کے سنانے کے بعد فرمایا سیّت رضوان کی سنت کو قائم رکھتے ہوئے جس میں حضرت عثمان کو تو اب سے محروم نہ رکھنے کیلئے حضور سرور کائنات نے فرمایا تھا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے میں اسی کی جماعتوں کے حصول کا ذکر کرتا ہوں۔ اس فہرست میں ۱۳ بیرونی مراکز کا ذکر تھا جن میں قادیان کے ۲۱۲ روپے مشرقی پاکستان کے ایک ہزار روپے اور امریکہ کی جماعت کے ایک ہزار روپے کے چندے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بیرونی جماعتوں کے ان چندوں کے بعد حضور نے چوہدری ظفر اللہ خاں اور سیٹھ عبداللہ بھائی کے ۱۰۱/۱۰۱ روپے چندے بھی لکھوائے۔ لیکن ابھی حضور نے یہ سلسلہ ختم کیا ہی تھا کہ مکرم میاں غلام محمد اختر اور مکرم چوہدری اسد اللہ خاں نے باہر سے ... اور ۱۱۵ روپے چندہ لکھوایا۔ ان کا یہ چندہ لکھانا تھا کہ شمع خلافت کے پروانے ہر طرف سے لپک پڑے اور اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور فضلوں کے حاصل کرنے کیلئے ایک عام لوٹ شروع ہو گئی یہاں تک کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ انفرادی چندے دفتر بیت المال میں لکھوائے جائیں اب میں صرف جماعتی چندے لکھوں گا۔ یہ وعدے وعید کا سلسلہ تا دیر جاری رہا۔ حتیٰ کہ جب حضور ممبر سے اتر کر ہوئے قصر خلافت روانہ ہوئے تو یہ فہرست سولہ ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

بنیاد رکھے جانے کے وقت پہلی صف میں کھڑے ہونیوالے خاندان نبوی کی جس نرینہ اولاد نے حصہ لیا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد، مرزا مبشر احمد (ابن صاحبزادہ مرزا منور احمد) صاحبزادہ ... رفیع احمد۔ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحبزادہ مرزا ظفر احمد (پسر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ) ... مسعود احمد خان۔ مرزا غلام احمد پسر صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب۔ میر داؤد احمد۔ میر مسعود احمد۔ اور میر محمود احمد (پسران حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم) ——— اور خاندان نبوی کی مندرجہ ذیل مستورات نے صرف یہ کھڑے ہو کر بنیاد رکھے جانے کی تقریب میں حصہ لیا۔

سیدہ ام ناصر سلمہا (حرم اوّل) سیدہ ام وسیم سلمہا (حرم ثانی) سیدہ مہر آپا بشریٰ بیگم سلمہا (حرم رابع) بیگم مرزا منور احمد صاحب ام داؤد بیگم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ وسیدہ آنسہ بیگم بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم ومغفور

اس تقریب سعید میں ربوہ کے علاوہ جن جماعتوں نے حصہ لیا ان کے نام یہ ہیں۔ لائل پور لاہور۔ سرگودھا۔ چنیوٹ۔ ڈسکہ۔ احمد نگر۔ شیخوپورہ ... اور سیالکوٹ شہر وچھاؤنی۔

بہت رات گئے تک دفتر بیت المال میں انفرادی وعدے لکھانے والوں کا تانتا بندھا رہا اور قادیان میں جلسہ سالانہ کے ایام کی طرح مختلف ٹولیوں میں قصر خلافت کے اردگرد گھومنے والے عقیدت مندوں نے جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کا سا سماں باندھے رکھا۔

اگلی دوپہر نماز عید الاضحیٰ کے بعد جب رہ پہر اپنے محبوب "ربوۃ جمیل" سے جدا ہو کر گھروں کو لوٹے تو ان کے چہروں پر وہی اداسی ملال اور حسرت کے سے آثار تھے۔ جو ۳۰ دسمبر کو جلسہ سالانہ سے لوٹتے وقت نمودار ہوا کرتے تھے ... ربوہ کے کچے مگر لیپے پتے صاف ستھرے مکانات اس فوجی قیام گاہ کا سا منظر پیش کر رہے تھے۔ جنہیں عرصہ جنگ میں نوجوانوں کی تربیت کے لئے ایک مستقل تربیت گاہ کی حیثیت دی جایا کرتی ہے اور جس میں ایک معین عرصے تک رہ کر فنون وکمالات حرب میں مہارت حاصل کرنے کے بعد قوم کے مستعد اور سجیلے جوان دشمن کی افواج پر یلغار کے لئے روانہ ہوا کرتے ہیں۔ میرا خدا اس وادی کے ہر ذرے کو ہمتاب ثریا کردے۔ آمین۔

گرٹپ سے کنٹرول اٹھالیا جائیگا

کراچی ۳ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے تمام قابل اجازت مقامات کو گڑ برآمد کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا ہے اور گڑ پر سے کنٹرول اٹھانے کی غرض سے ایکسپورٹ کنٹرول نوٹیفکیشن میں ترمیم کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ماسٹر تارا سنگھ بری کر دئیے گئے

لکھنؤ ۵ اکتوبر۔ ماسٹر تارا سنگھ کو کل سیتاپور جیل سے لکھنؤ لایا گیا۔ ساڑھے چار بجے بعد دوپہر رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد انہیں کاکوری سٹیشن پر ... ان کے ہمراہ آپ کا لڑکا سوہن سنگھ اور آپکی لڑکی راجندر کور تھی۔ کاکوری لکھنؤ سے سات میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں سے آپ بذریعہ ریل امرتسر کے لئے روانہ ہو گئے۔ ——سٹیٹسمین

میاں شمس الحق کی گمشدگی کے متعلق انسپکٹر جنرل پولیس کا اعلان

لاہور ۵ اکتوبر۔ انسپکٹر جنرل پولیس مغربی پنجاب نے میاں شمس الحق کے زندہ سلامت ہونے کی صورت میں ان کا پتہ دینے والے شخص کو یا اگر انہیں مار ڈالا گیا ہو۔ تو مجرم کو گرفتار کرانے والے شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔ میاں شمس الحق (مہاجر جالندھر) لائل پور میں سکونت پذیر تھے ۱۴ جولائی ۱۹۴۹ء کو ان کی پراسرار گمشدگی عمل میں آئی۔ باوجود شدید تحقیقات کے .... ان کا ابھی تک کوئی سراغ نہ مل سکا۔ اور نہ ہی کوئی قطعی ثبوت ملتا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ آیا وہ مفرور ہو گئے ہیں۔ یا انہیں مار ڈالا گیا ہے۔ اس معاملے میں سپیشل انکوائری کا حکم دیتے ہوئے ہز ایکسی لینسی گورنر مغربی پنجاب نے ان تمام اشخاص کی تجاویز پر مناسب غور کیا ہے۔ جو موصوف سے اس سلسلہ میں ملتے رہے ہیں۔ انعام کا یہ اعلان ان مساعی کا ایک جزو ہے۔ جنہیں میاں شمس الحق کے بارے میں باوثوق اطلاع حاصل کرنے کے لئے جاری کر رکھا ہے۔

میاں صاحب کی گمشدگی کے سلسلہ میں کارآمد اطلاع بہم پہنچانے والے اشخاص میں انعام تقسیم کرنے کا اختیار انسپکٹر جنرل پولیس کو حاصل ہے اور ان کے احکام آخری متصور ہوں گے۔

دوا مزید اثر ہوا کرے گی

لندن ۵ اکتوبر۔ دواؤں کی نمائش میں ایک ترجمان کے بیان کے مطابق اب تلخ اور مزے کی دواؤں کے دن ختم ہو گئے۔ دوا تیار کرنے کا نیا طریقہ یہ ہے۔ کہ دوا کی خوراکوں کو مختلف پھلوں کی خوشبو میں لپٹا کر مزیدار سفوف کا غلاف ان پر چڑھا دیا جائے۔ جب دوا کو نگلا جائے گا تو یہ مزیدار غلاف گھل جایا کرے گا۔ (ا۔ پ۔ پ)

مہاجرین کشمیر میں گوشت کی تقسیم

لاہور ۵ اکتوبر۔ کل بروز عید احاطہ نیز اب سلطان پورہ لاہور میں مہاجرین جموں وکشمیر کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوا۔ ڈاکٹر نیاز اور خواجہ عبدالغفار نے مہاجرین کو عید مبارک کہی۔ اور مشکلات کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کرنے کی تلقین کی۔ خواجہ عبدالغفار نے بتایا کہ ۴ اکتوبر مسلمانان کشمیر کے لئے نہایت عظیم الشان اور تاریخی دن ہے۔ کہ اسی تاریخ کو ۱۹۴۷ء میں ڈوگرہ مہاراجہ کے خلاف مسلمانوں نے اعلان بغاوت کیا تھا۔ اس سال اس تاریخ کو عید کا آنا ہمارے لئے فال نیک ہے۔

جلسہ کے اختتام کے بعد انجمن مہاجرین کشمیر کے مذکورہ ہر دو کارکنوں کی نگرانی میں سات من گوشت اور کچھ آٹا مہاجرین میں تقسیم کیا گیا۔ (نامہ نگار)

چاول پر سے پابندیاں ہٹالی گئیں

لاہور ۵ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے چاول کی منظور شدہ منڈیوں کے باہر چاول کی چھڑائی پر سے تمام عائد کردہ پابندیاں ہٹالی ہیں چاول چھڑنے والی مشینیں یا ان کے پرزے جنہیں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر صاحبان نے اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔ متعلقہ مالکان کو درخواست دینے پر واپس کر دی جائیں گی۔ منظور شدہ منڈیوں کے باہر ایسی تمام مشینوں کی مہریں کھول دی جائیں اس فیصلے کا اطلاق ان مشینوں کی مہریں کھول دی جائیں۔ اس فیصلے کا اطلاق ان مشینوں یا پرزوں پر نہ ہو گا جنہیں کسی عدالت کے حکم سے ضبط کر لیا گیا ہو۔

بغداد ۵ اکتوبر۔ بہاولپور کے سرکاری ملازمین کی ہاؤسنگ سوسائٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ ماڈل ٹاؤن میں ماتحت ملازمین جو زمینیں مکان بنانے کے لئے الاٹ کی گئی ہیں۔ ان کی قیمت چھ پیسہ فی مربع فٹ رکھی جائے۔ تاکہ اس قسم کی زمینوں کو جاگیرداروں کے ہاتھ فروخت کرنے کے لئے جو نرخ رکھے گئے ہیں ان کے برابر ہو جائے میٹرو قرارداد سوسائٹی کے ...

یوگوسلاویہ میں فوجی مشقیں

بلغراد ۵ اکتوبر: مارشل ٹیٹو کی یہ تنبیہہ کہ کیمنفارم کو ان "نتائج" کی ذمہ داری اٹھانا پڑے گی۔ جو اس موجودہ آتش گیر صورت حال سے پیدا ہو جائے گی بلغرائی اخبارات کے ان تبصروں سے تعلق رکھتی ہے جو انہوں نے یوگوسلاوی افواج کی "عظیم فوجی مشقوں" کے ختم ہو جانے پر لکھے ہیں۔ یہ مشقیں جو دارالحکومت کے جنوب میں قدیم ساربیا کے وسط میں ہوئی تھیں۔ جماعتی اخبار ... نے انکشاف کیا ہے کہ مارشل ٹیٹو وزیر داخلہ اور پولیٹیکل بیورو کا ایک ساتھی رکن الگزینڈر رینکووچ نے "آخری وہ دو زہ کارروائیوں کا معائنہ کیا جن میں ٹینکوں اور چھتری بازوں کی ایک بٹالین سمیت تمام فوجوں نے حصہ لیا تھا۔ بار بار لکھا ہے۔ "فوج نے جنگ کے لئے اور اپنی آزاد سوشلسٹ مملکت کو بچانے کے اپنی قابلیتوں اور اپنی تیاری کا مظاہرہ کیا۔"

یہ مشقیں جنگ کے بعد سے یوگوسلاویہ میں اپنی نوعیت کی سب سے بڑی تھیں اور اندازاً ۲ ہزار کلومیٹر کے رقبہ میں ہوئی تھیں۔ (ا۔ سٹار) ... کے ایک خاص دعائیہ میں پیش کی گئی تھی۔ (ا۔ سٹار)